اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اسلاف میں قربانی کا جذبہ

درود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ایک دن میں مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دنیا کی ہوں گی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی اچھی نیّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی تربیت کے مدنی پھول سُننے سے پہلے کچھ **اچھی اچھی نیّتیں** بھی کر لیتے ہیں تاکہ ثواب بھی زِیادہ مِلے: ♣ **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خوشنودی پانے کے لئے مَدَنی مَرْکَز کی اِطاعَت کرتے ہوئے عمر بھر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتا رہوں گا ♣ جن عُلُوم کا حاصِل کرنا فَرْض ہے جلد از جلد انہیں حاصِل کروں گا ♣ خُوب خُوب مدنی کام کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی

[1] ......گلدستہ درود وسلام، ص ۱۵۴ بحوالہ کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب السادس فی الصلوۃ...الجزء الاول، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے لیے اپنے پیر و مرشِد، نگران اور دیگر اسلامی بھائیوں کے دلوں میں خُوشی داخل کروں گا ♣ ذِمّہ داری رہے یا نہ رہے، ہر حال میں پیر و مرشِد اور مدنی مرکز کا وفادار واطاعت گزار رہوں گا ♣ کبھی بھی اپنے نگران، مدنی مرکز اور مَجالِس وغیرہ کی مُخالَفت کروں گا نہ سنوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

نیکی کی دعوت کے لیے اسلاف کی قربانیاں

حضرت سَیِّدُ نا عُرْوَہ بن مَسْعُود ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب اسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالَت میں عَرْض کی: **یا رَسُولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اِجازَت دیجئے کہ میں اپنی قوم میں جا کر نیکی کی دَعْوَت پیش کروں۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری قوم تمہیں قَتْل نہ کر دے۔ تو عَرْض کرنے لگے: حضور! میری قوم کے لوگ میری اِطاعَت کرتے ہیں اور میرا اس قدر اِحْتِرام بجالاتے ہیں کہ میں سویا ہوا ہوں تو میرے آرام میں خَلَل تک گوارا نہیں کرتے۔ چُنَانْچِہ اِجازَت ملنے کے بعد یہ رات کے وَقْت اپنی قوم کے پاس آئے اور جب قوم کے سامنے اپنے اسلام قبول کرنے کا اِظْہَار کرتے ہوئے نیکی کی دَعْوَت دی تو انہوں نے آپ کی بات نہ صرف ماننے سے انکار کر دیا بلکہ بدکلامی بھی کی۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے لگے تو ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی

شَہادَت کی خَبَر ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مِثال اپنی قوم میں ایسی ہے، جیسے اس شخص کی اپنی قوم میں تھی جس کا تَذْکِرہ سورۂ یٰسین [1] میں ہے۔ [2]

اسلاف کا جذبۂ قربانی اور ہماری حالت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں کس طرح اپنی جان قربان کی؟ ہمارے یہ اسلافِ کرام کامِلُ الایمان، **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے عاشق اور دِینِ اسلام کے مخلص داعی تھے کہ جب بھی دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینے کا وقت آیا تو انہوں نے کبھی بھی اس سے دریغ نہ کیا۔ تاریخ میں ایسے بے شُمار واقعات موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اَسلاف راہِ خدا میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے کا حد درجہ جذبہ رکھتے تھے، وہ اس مُعَاملے میں کسی قسم کی تکلیف کو خاطِر میں لاتے نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، بلکہ ہر وَقْت خِدْمَتِ دین پر کمربستہ رہتے۔

اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو دامن میں غَفْلَت، و سُستی کے سِوا کچھ نَظَر نہیں

[1] ...... حضرت سَیِّدُنا حبیب نجّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے بھیجے ہوئے مُبلّغین کی نیکی کی دَعْوت پر اِسلام قبول کیا، پھر جوش کے ساتھ اِعلانِ حق کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی کی دَعْوت دی تو اُنہوں نے مل کر نہایت ہی مظلومیت کے ساتھ ان کو شہید کر دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۳، یٰسین، تحت الآیۃ:۲۹، ص۸۱۸، ماخوذاً)

[2] ...... الاصابہ، العین بعدھا الرا، ۵۵۴۲-عروۃ بن مسعود، ۴/ ۳۹۹

آتا، جانی قربانی تو بہت دُور کی بات ہے، ہم میں تو نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ بھی صحیح معنوں میں مَوجُود نہیں، حالانکہ ہمارے لیے نیکی کی دعوت کو عام کرنا نسبتاً اسلاف کے زمانے سے بہُت آسان ہے، اب وہ مشقتیں نہیں جو ہمارے اسلاف کِرام ہمارے لیے برداشت کر گئے، انہیں جلتے کوئلوں پر لٹایا گیا، تپتے صحراؤں میں گھسیٹا گیا، لوہے کے تابوتوں میں شِدّت کی گرمی میں سارا سارا دن بھوکا پیاسا بند رکھا گیا، جسموں کو نیزوں میں پرویا گیا، پھانسی پر لٹکایا گیا، کوڑے مارے گئے، اَلْغَرَض کون سا ظلم و سِتَم ان پر نہ ڈھایا گیا، مگر قربان جائیں ان کی اِسْتِقَامَت پر! انہوں نے ہِمَّت ہاری نہ ان کے پائے اِستِقْلال میں کوئی لَغْزِش آئی، انہوں نے دِین پر کنبے (خاندان کے خاندان) وار دیئے، لیکن تن من دَھن قربان کرنے سے قطعاً دریغ نہ کیا، مگر ہائے افسوس! صد افسوس! آج کے مسلمانوں کی اَکْثَرِیَّت دنیا کی مَحبَّت میں مُسْتَغْرَق، بلکہ رَضائے اِلٰہی کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زِنْدَگیوں کو گناہوں سے آلودہ کر کے، اپنے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حَالَت خود آپ بگاڑنے میں مَصرُوف ہے۔

دِین قربانی مانگتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین اسلام اور قربانی کا آپَس میں بہت گہرا تَعَلّق ہے، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا، بغیر قربانی پیش کیے کچھ نہیں ہو سکتا، دیکھا جائے تو اسلامی سال کی اِبْتِدَا و اِنْتِہا بھی

قربانی سے ہوتی ہے۔یعنی ماہِ محرّم میں شُہَدائے کربلا نے میدانِ کَرْب و بلا میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے دینِ متین کی سربُلَندی کے لیے قربانی دینے کی وہ عظیم مِثال رَقَم کی کہ رہتی دُنیا تک اِس جیسی کوئی مثال قائم نہ کرسکے گا، ذُوالحِجَّۃُ الحرام کا مہینہ خلفائے راشدین میں سے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم اور حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شہادت کی یاد دلاتا ہے، دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول اِسی ماہ سُنّتِ ابراہیمی کو ادا کرتے ہوئے حضرت سیدنا اِسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی **عظیم قُربانی** کی یاد میں اپنے مال خرچ کرتے اور قُربانی کی سعادت حاصل کرتے ہیں، نیز راہِ خدا میں نیکی کی دَعْوَت دیتے ہوئے اسلام کی خاطر سب سے زِیادَہ قُربانیاں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیش کیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتّھر برسائے گئے، شَعْبِ ابی طالب کی دُشْوار گزار گھاٹیوں میں مَحْصُور کیا گیا، یہاں تک کہ کفّارِ بداطوار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے دَرپے رہے، مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہِمَّت نہ ہارے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے میں مسلسل کوششیں فرماتے رہے، اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے بھی راہِ خدا میں نیکی کی دَعْوَت دیتے ہوئے اپنے وَقْت، مال اور جانوں کی قربانیاں پیش کیں۔یہ اِنہی حضرات کی قربانیوں کا صَدَقَہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی مدنی بہاریں ہیں اور دِین پر چلنا ہمارے لئے آسان ہوگیا ہے۔

حق کی راہ میں پتّھر کھائے خون میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
پیارے مبلغ معمولی سی مُشکِل پر گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دِین کی خاطر سارا گھر قربان کیا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بے عملی کے دور میں نیکیاں کرنا نَفْس کے لیے دُشْوار اور اِرْتِکاب گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصُولِ سُہُولیات کی حد سے زِیادہ جِدّ و جہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فِکْر آخِرَت سے یکسر غافِل کر دیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں میں نیکی کی دَعْوت کو عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے شاید پہلے نہیں تھی۔ چُنَانْچِہ دنیا بھر میں نیکی کی دَعْوت کو عام کرنے کے لیے ہمارے اسلاف نے جو لازوال قربانیاں دے کر بے مِثال تاریخ رقم کی ہے ان کو یاد رکھتے ہوئے ہمیں بھی نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہر وَقْت کمر بستہ رہنا چاہئے، کیونکہ نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کی فضیلت وبَرَکت کے تو کیا کہنے! جیسا کہ امام ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حِلْیَۃُ الْاَولیا میں نقل کرتے ہیں: اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی

[1] ....وسائلِ بخشش، ص۱۹۷

باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔[1] اِس رِوایَت سے معلوم ہوا کہ نیکی کی بات سیکھنے اور سکھانے والوں کو بعد از وفات بھی خوب اَجر وثواب سے نوازا جائے گا، یقیناً جو اسلامی بھائی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اِشَاعت میں وَقت گزارتے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مچاتے اور مَسْجِد یا چوک دَرْس سنتے یا سناتے ہیں ان کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے کے بعد اُن کی قبریں اَنْدر سے خوب روشن ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسُوس نہیں ہو گا۔اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دَعْوَت دینے والوں، مدنی قافلے میں سَفَر اور فِکْرِ مدینہ کر کے مدنی اِنْعَامات کا رِسَالَہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دِلانے والوں اور سُنّتوں بھرے اِجْتِماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کی دَعْوَت پیش کرنے والوں نیز مُبَلِّغِین کی نیکی دَعْوَت کو سننے والوں کی قُبُور بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کے صَدْقے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جَلْوَہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] .... حلیۃ الاولیاء، تکملۃ کعب الاحبار، ۶/ ۵، رقم : ۷۶۲۲

[2] .... حدائق بخشش، ص۱۵۲

ہمارا کام کر کے دکھانا نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اَفْسوس!آج ہم اپنے اسلاف کے مُبارَک انداز کے برعکس نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے سے کتراتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ اگر ہمیں نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کے لیے چوک درس دینے یا علاقائی دورہ برائے نیکی کی دَعْوَت میں شرکت کی ترغیب دلائی جائے تو اس وقت کبھی شَرْم آڑے آجاتی ہے، کبھی یہ کہہ کر کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہوں گے کہ دَرْس دیتے ہوئے میرا دل گھبراتا ہے، مجھے شرم آتی ہے، ابھی میری اچھی طرح تیاری نہیں ہے، پھر کبھی ضرور سعادت حاصل کروں گا۔ کبھی اس بات پر مایوسی کا شِکار ہو جاتے ہوں گے کہ لوگ میری سنتے نہیں۔

اسی طرح بعض اَوقات شیطان مُبَلِّغ کو یوں بھی سُستی دلاتا اور نیکیوں سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ میں اتنی دیر سے کوشش کر رہا ہوں، کئی بار نیکی کی دعوت دے چکا، کئی بار ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی، بارہا مدنی قافلے میں سفر کرنے کی عرض کی لیکن کچھ حاصِل نہیں ہو رہا، میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسے شیطانی وسوسہ سمجھ کر جھٹک دیجئے اور یہ ذِہن بنائیے کہ **ہمارا منصب منوانا نہیں، بلکہ ہمارا کام فقط دوسروں تک اچھے انداز میں نیکی کی دَعْوَت پہنچانا ہے،** عَمَل کی توفیق دینے والی ذات **اللہ** ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی ہے،شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی فرماتے ہیں: ہمارا کام کر کے دکھانا نہیں فقط کوشش کیے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔

نیز مدنی کام کرتے ہوئے مثلاً صدائے مدینہ لگانے، مَسْجِد یا چوک میں مدنی درس دینے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دَعْوَت دینے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے یا مدنی قافلوں میں سَفَر کیلئے دُوسرے اسلامی بھائیوں کو تیّار کرنے میں ہماری کوششوں کا اگر کوئی بظاہر نتیجہ نہ نکلے تو ہر گز مَایُوس ہو کر مدنی کام چھوڑنا نہیں، ہاں البتہ! مدنی کام کرنے کے انداز اور اپنے اِخلاص کے بارے میں ضرور غور کرتے رہنا چاہئے، اگر کہیں طریقہ کار یا انداز میں غلطی ہو تو اس کی اصلاح کی جائے۔ چونکہ جو مبلغ تُو تکار، اَبے تَبے، بازاری لہجے اور دُوسروں کی کاٹ کرنے والا ہو گا تو اس کے عَلاقے میں مدنی کام بڑھنے کے بجائے کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس آفت سے نکلنے کا ایک طریقہ خود کو مدنی انعامات کا عامل بنانا بھی ہے۔ اگر مبلغ اپنی زندگی میں اپنی ذات پر مدنی انعامات کو نافذ کر لے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس کے عَلاقے میں مدنی کاموں کی مدنی بہار آجائے گی۔

کرم سے نیکی کی دعوت کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یاربّ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے لیے کم از کم دو گھنٹے صرف کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا بھر میں نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَھْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی کام ہیں، اپنی اور

[1] ......وسائل بخشش، (مرمّم) ص ۷۷

ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ان مدنی کاموں کو خود پر نافِذ کرنا ہو گا، اس کے لیے ہمیں اپنی غیر ضروری مصروفیات کو تَرْک کر کے رِضائے الٰہی و حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے تنظیمی طریقہ کار کے مُطابِق مدنی کاموں کے لیے اپنے وَقْت کی قربانی دینا ہو گی، کیونکہ مدنی کام قربانی دینے سے ہوتا ہے، بغیر قربانی دیئے کچھ نہیں ہوتا۔ ہر اسلامی بھائی کا یہ مدنی ذہن ہونا چاہئے کہ ہمیں ذِمَّہ داری ملے تب بھی مدنی کام کرنا ہے اور اگر چھوٹی ذِمہ داری دی جائے تب بھی مدنی کام کرنا ہے اوراگر ذِمَّہ داری کسی وجہ سے لے لی جائے تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے مدنی کاموں میں لگے رہنا ہے۔ اگر ہم جذبے واِخْلَاص کے ساتھ مدنی کاموں میں مَصْرُوف ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے نہ صِرف ثوابِ عظیم کے حقدار ہوں گے بلکہ دَعْوَتِ اسلامی کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہُت سارے فُضُول کاموں سے بھی بچ جائیں گے، جیسا کہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَھْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو مدنی کام میں مُکَمَّل طور پر مَصْرُوف ہوتا ہے، اُس کو فُضُول کاموں کے لیے وَقْت نہیں ملتا۔ [1] اور جو اسلامی بھائی اپنے دن رات کے اَوقات کو مدنی کاموں کے لیے وَقْف کر دیتے ہیں اور صِرف مدنی کام ہی کرتے ہیں ایسے اسلامی بھائیوں کو شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَھْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پسند فرماتے اور ان سے مَحبَّت بھی فرماتے ہیں: جیسا کہ ایک مَدَنی مُذاکَرے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ

---

[1] .... مدنی مذاکرہ، ۱۱ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ (بعدِ عشاء) 6 ستمبر 2014ء

الْعَالِیَہ نے فرمایا: **میں رات دن مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں سے پیار کرتا ہوں۔** [1] اور جو اسلامی بھائی مدنی کاموں کے ذَرِیعے نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مچاتے ہیں ان کو خصوصی دعاؤں سے بھی نوازا جاتا ہے۔ چُنانْچِہ آپ فرماتے ہیں:

جو نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مچائے ۔۔۔ میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ان مدنی کاموں کے لیے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت کی طرف سے ہر دعوتِ اسلامی والے کے لیے کم از کم دو گھنٹے صرف کرنے کی ترغیب ہے، چنانچہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 23 ہے: کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر دو گھنٹے صرف کئے۔ لہٰذا ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہئے کہ وہ کم از کم دو گھنٹے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے ضرور پیش کرے۔ اگر ذہن میں یہ آئے کہ ہم دو گھنٹے کیسے دیں؟ تو اس حوالے سے مدنی مرکز کی طرف سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ آپ اپنے دو گھنٹے اپنے نگران کے سپرد کر دیں۔ شریعت و تنظیم کے دائرے میں رہتے ہوئے آپ کا نگران جو آپ کو کہے، آپ اس کی اطاعت کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اس کی بھرپور برکتیں پائیں گے۔

مدنی کاموں کے لیے وقت دینے کے فوائد

♣ راہِ خدا میں وقت دینے کے فوائد و فضائل اور اَجر و ثواب حاصل ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ

[1] .... مدنی مذاکرہ، ۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ (بعدِ عشاء) 13 دسمبر 2014ء

[2] .... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۳۶۹

وَجَلَّ♣ نیکی کی دعوت کی فضیلت کے مستحق ٹھہریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ علمِ دین سیکھنے سکھانے کا موقع میسر آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ دِینی معلومات میں ترقّی ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ♣ عمل میں پختگی آئے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ♣ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ فضولیات سے محفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ♣ رُوحانیت نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ♣ توکل وصبر کے مواقع ملیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ امیر اہلسنّت کا قُرب اور دعائیں ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ مدنی مرکز کا اعتماد بڑھے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ اپنی مدنی تربیت ہونے کے ساتھ ساتھ ذِمہ داران کی بھی اچھی تربیت ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ♣ عاجزی واِنکساری کی دولت نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ جب ہم خود مدنی کاموں میں عملی طور پر شریک ہوں گے تو دیگر اسلامی بھائیوں کے لیے بھی ترغیب بنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ♣ مدنی کاموں کے لیے ہمارے وقت دینے سے ہو سکتا ہے کئی عاشقانِ رسول، گناہوں بھرے ماحول سے تائب ہو کر اپنے آپ کو مدنی ماحول میں رنگ لیں۔♣ مدنی کاموں کے دوران مدنی رسائل تقسیم کرکے عظیم ثواب کمانے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

موت آ جائے پر نہ آئے دل کو آرام
دَم نکل جائے پر نہ نکلے اُلفت تیری [1]

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] .... ذوقِ نعت، ص۱۷۶